رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

87

آج الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

روزنامہ

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۴ عہ

THE DAILY

ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	مورخہ ۵ صفر ۱۳۵۶ ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۳۷ء	نمبر ۸۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ اپریل سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے :۔

آج بعد نماز مغرب مجلس ارشاد کے جلسہ میں ماسٹر عبدالسلام صاحب ایم۔ اے سٹوڈنٹ ناگپور ابن ماسٹر علی محمدؐ صاحب سرور بی۔ اے۔ بی ٹی نے انگریزی زبان میں تقریر کی :۔

جناب خواجہ غلام نبیؐ صاحب ایڈیٹر "الفضل" کی زیر صدارت آج بعد نماز عشاء مسجد محلہ دارالرحمت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب شیخ محمود احمدؐ صاحب عرفانی۔ اور جناب شیخ بشیر احمدؐ صاحب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے تقاریر کیں۔ اور نوجوانوں کو احمدیہ کور میں داخل ہونے اور استقلال اور باقاعدگی سے کام کرنے کی تلقین کی :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آفتاب وحی کی نورانی تجلیات

"مجھے اللہ جلشانہٗ کی قسم ہے۔ کہ یہ بات واقعی صحیح ہے۔ کہ وحی آسمان سے دل پر ایسی گرتی ہے۔ جیسا کہ آفتاب کی شعاع دیوار پر۔ میں ہر روز دیکھتا ہوں۔ کہ جب مکالمۂ الٰہیہ کا وقت آتا ہے۔ تو اول یکدفعہ مجھ پر ایک ربودگی طاری ہوتی ہے۔ تب میں ایک تبدیل یافتہ چیز کی مانند ہو جاتا ہوں۔ اور میری حس اور میرا ادراک اور ہوش گو بگفتن باقی ہوتا ہے۔ مگر اس وقت میں پاتا ہوں۔ کہ گویا ایک وجود شدید الطاقت نے میرے تمام وجود کو اپنی مٹھی میں لے لیا ہے۔ اور اس وقت احساس کرتا ہوں۔ کہ میری ہستی کی تمام رگیں اس کے ہاتھ میں ہیں۔ اور جو کچھ میرا ہے۔ اب وہ میرا نہیں۔ بلکہ اس کا ہے۔ جب یہ حالت ہو جاتی ہے۔ تو اس وقت سب سے پہلے خدا تعالےٰ دل کے ان خیالات کو میری نظر کے سامنے پیش کرتا ہے جن پر اپنے خیالات کی شعاع ڈالنا اس کو منظور ہوتا ہے۔ تب ایک عجیب کیفیت سے وہ خیالات یکے بعد دیگرے نظر کے سامنے آتے ہیں۔ اور ایسا ہوتا ہے۔ کہ جب ایک خیال مثلاً زید کی نسبت دل میں آیا کہ وہ فلاں مرض سے صحتیاب ہوگا۔ یا نہ ہوگا۔ تو جھٹ اس پر ایک ٹکڑہ کلام الٰہی کا ایک شعاع کی طرح گرتا ہے۔ اور بسا اوقات اس کے گرنے کے ساتھ تمام بدن ہل جاتا ہے۔ پھر وہ مقدمہ طے ہو کر دوسرا خیال سامنے آتا ہے۔ ادھر وہ خیال نظر کے سامنے کھڑا ہوا اور ادھر ساتھ ہی ایک ٹکڑہ الہام کا اس پر گرا۔ جیسا کہ ایک تیرانداز ہر ایک شکار کے نکلنے پر تیر مارتا جاتا ہے۔ اور عین اس وقت میں محسوس ہوتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ خیالات کا ہماری ملکہ فطرت سے پیدا ہوتا ہے اور کلام جو اس پر گرتا ہے۔ وہ اوپر سے نازل ہوتا ہے۔ اگرچہ شعراء وغیرہ کو بھی سوچنے کے بعد القا ہوتا ہے۔ مگر اس وحی کو اس سے مناسبت دینا سخت بے تمیزی ہے۔ کیونکہ وہ القا خود خوار فکر کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقدمہ قبرستان میں وکلاء کی بحث

بٹالہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء - آج مقدمہ مندرجہ عنوان میں وکلاء کی بحث ہوئی۔ ملزمین کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔ جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر۔ جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر اور جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر موجود تھے۔ استغاثہ کی طرف سے بحث کے لئے پبلک پراسیکیوٹر صاحب گورداسپور سے آئے۔ کارروائی ساڑھے ۹ بجے شروع ہوگئی۔ پہلے جناب شیخ صاحب نے ملزمین کی طرف سے ایک پُرزور اور مدلل تقریر کی۔ یہ تقریر ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ بعد ازاں سرکاری وکیل نے آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ فیصلہ کے لئے ۲۰ تاریخ مقرر کی گئی ہے ؎

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کا ایک انگریزی ٹریکٹ

حال ہی میں احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر مشتمل ایک انگریزی ٹریکٹ آرٹ پیپر پر چھپوا کر شائع کیا ہے۔ یہ ٹریکٹ غیر ممالک کے مجاہدین کی تحریک پر شائع کیا گیا ہے۔ اور ان کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے۔ دوسرے احباب جو اس کار خیر میں شمولیت کے خواہشمند ہوں۔ وہ مجھے اطلاع دیں نیز کالجوں کے احمدی طلباء سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے کالجوں میں اس ٹریکٹ کی اشاعت کریں۔ انگریزی ٹریکٹ کے علاوہ دو اور ٹریکٹ بھی شائع کئے گئے ہیں۔ امید ہے احباب ان کی بھی کثرت سے اشاعت کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ ایک لاکھ ٹریکٹوں کی اشاعت کے بعد اب ہم دوسرے لاکھ میں قدم رکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں بیش از پیش دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

عبدالوہاب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ سکرٹری احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ قادیان

ایک نفع مند کام

میں صدر انجمن احمدیہ کی منظوری اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پسندیدگی کے بعد یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ محلہ دارالانوار میں جو زمین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوٹھی کے سامنے ہے اور جو صدر انجمن احمدیہ نے اس غرض کے لئے رکھی ہوئی ہے کہ اس پر گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا جائے۔ اگر کوئی صاحب پانچہزار روپے لاگت لگا کر صدر انجمن احمدیہ کے نقشہ کے مطابق اس پر عمارت کھڑی کر دیں گے۔ تو ان کی رقم کی واپسی تک اس عمارت کا کرایہ ملتا رہے گا۔ یعنے وہ عمارت روپیہ لگانے والے صاحب کے پاس گرو رہے گی۔ اور جب تک صدر انجمن احمدیہ اس عمارت کو فک نہ کرائے گی اس کا کرایہ ادا کرتی رہے گی۔ یہ کاروبار نہایت مفید اور انشاء اللہ معاملہ کرنے والے کے لئے بابرکت ہوگا۔ کرایہ کا اندازہ ایسے مکان کے لئے جس پر پانچ ہزار لاگت آئے۔ تیس روپے ماہوار تک ہے۔ بہر حال تفصیلی شرائط خط و کتابت سے طے ہو سکتے ہیں۔ امید ہے کہ پانچہزار روپے تک اس کام پر لگانے والے دوست بواپسی مجھے مطلع فرمائیں گے۔ تاکہ ان کے نام مع شرائط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کر کے اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے ؎

ناظر ضیافت

نظارت تعلیم وتربیت کے ماتحت خالی آسامیاں

خواہشمند اصحاب اپنی درخواستیں ارسال فرمائیں

عنقریب نظارت تعلیم وتربیت صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت چند آسامیاں بعض کارکنوں کے ریٹائر ہونے کی وجہ سے خالی ہونے والی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے خواہشمند اصحاب اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ آخر اپریل ۱۹۳۷ء تک اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ درخواستیں خود امیدواروں کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہونی چاہئیں۔ جن میں مندرجہ ذیل کوائف کا درج کیا جانا ضروری ہے (۱) تعلیمی قابلیت (۲) سابقہ تجربہ (۳) عمر (۴) شادی شدہ یا غیر شادی شدہ (۵) تاریخ بیعت (۶) دینی معلومات (۷) کھیلوں یا سکاؤٹ وغیرہ کے کام میں دلچسپی (۸) وطن (۹) صحت وغیرہ نیز اپنی سندات وغیرہ کی نقل بھی درخواست کے ساتھ شامل کی جائے۔ ایسی نقول واپس نہیں کی جائیں گی۔

(۱) تعلیم الاسلام ہائی سکول میں عربی اور دینیات پڑھانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ جو اگر فارسی دان بھی ہو تو بہتر ہوگا۔ مولوی فاضل اور جامعہ احمدیہ کی مبلغین جماعت پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ اور حتی الوسع فارسی دانی کا بھی لحاظ رکھا جائے گا۔ اگر درخواست کنندہ اوٹی ٹرینڈ ہو۔ تو زیادہ بہتر ہوگا۔ تنخواہ اور گریڈ حسب لیاقت دیئے جائیں گے۔ مگر مناسب ہوگا۔ کہ درخواست کنندہ اپنی درخواست میں تصریح کر دے۔ کہ اسے کم از کم کیا تنخواہ منظور ہوگی ؎

(۲) مدرسہ احمدیہ قادیان میں ایک ٹرینڈ گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ جو ہائی سکول کے معیار تک مروجہ مضامین کی تعلیم دے سکے۔ اس کے ساتھ دینی معلومات بھی رکھتا ہو۔ تو زیادہ مناسب ہوگا۔ بطریق تنزل ایک غیر ٹرینڈ گریجوایٹ بھی رکھا جا سکے گا۔ تنخواہ اور گریڈ حسب لیاقت دیئے جائیں گے ؎

(۳) مدرسہ احمدیہ میں ایک مولوی فاضل اور جامعہ احمدیہ کے ٹرینڈ استاد کی ضرورت ہے۔ جو دینیات کے مضامین بھی پڑھا سکتا ہو۔ اگر مذکورہ بالا قابلیت کے علاوہ اوٹی ٹرینڈ بھی ہو تو زیادہ مناسب ہوگا۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی

(۴) مدرسہ احمدیہ کے لئے ایس۔ وی ٹرینڈ کی ضرورت ہے۔ جو مڈل تک مروجہ مضامین کی تعلیم دے سکتا ہو۔ اگر مناسب ایس وی دستیاب نہ ہو تو جے اے وی اور جے وی کی درخواستوں پر بھی غور ہو سکے گا۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی ؎

ناظر تعلیم وتربیت قادیان

طلباء ہائی سکول کو اطلاع

تعلیم الاسلام ہائی سکول دس تاریخ سے کھل چکا ہے۔ مگر بعض لڑکے ابھی تک نہیں آئے۔ اس وجہ سے ان کی غیر حاضری لگ رہی ہے۔ اور ان کا نام خارج ہو جائیگا جلد از جلد بورڈان تحریک جدید واپس پہنچ جائیں۔ تاکہ تعلیم کا حرج نہ ہو۔

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید

اعلان معافی

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ابن مولوی قطب الدین صاحب حکیم قادیان کو جنہیں کچھ عرصہ ہوا بعض غلطیوں کی بنا پر جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ نوازش معاف فرما دیا ہے ؎ ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

88

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۵ صفر ۱۳۵۶ھ

کوٹ فتح خان کا سکھ مسلم فساد

تحقیقاتی افسروں میں مسلمان افسروں کو بھی شریک کیا جائے

کوٹ فتح خان ضلع کیمبل پور میں ایک مسلمان رئیس کی جاگیر میں واقع ایک گاؤں ہے۔ اور اس میں ایک گوردوارہ ڈھیری بابا تھان سنگھ کے نام سے موجود ہے پہلے اس گوردوارہ پر ایک مہنت کا قبضہ و اقتدار تھا۔ لیکن کچھ عرصہ ہوا جب سکھوں نے مہنتوں کو گوردواروں سے بے دخل کر کے خود قابض ہونے کی جدوجہد شروع کی۔ اور پنجاب کے بعض مقامات میں مورچہ بندی کے ذریعہ ان کو کامیابی حاصل ہوگئی۔ تو اسی سلسلہ میں انہوں نے ڈھیری مذکور کی طرف بھی توجہ کی۔ اور آخر مہنت پر غالب آنے کی کوئی صورت نہ پا کر اسے اس بات پر آمادہ کر لیا گیا۔ کہ وہ دس ہزار روپیہ لے کر گوردوارہ کا قبضہ سکھوں کے حوالے کر دے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور سکھ وہاں قابض ہو گئے۔

اس طرح قبضہ حاصل کر لینے کے بعد جب سکھوں نے یہ کوشش شروع کی کہ بعض اور املاک پر خود مختارانہ قبضہ جما کر سردار محمد نواز خان صاحب جاگیردار کے مالکانہ حقوق غصب کر لیں۔ تو سردار صاحب موصوف نے اپنے حقوق کی حفاظت ضروری سمجھی۔ اس پر مقدمہ بازی تک نوبت پہنچ گئی۔ اور آخر صوبہ کی سب سے بڑی عدالت نے سردار صاحب موصوف کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا۔ اور ان کے مالکانہ حقوق ان کو دے دیئے۔

اس پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ سکھ قانون کا احترام کرتے۔ اور کسی قسم کی مزید الجھن پیدا کرنے کا موجب نہ بنتے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ شوریدہ سری جو سکھوں کے ایک طبقہ کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ اور جس سے دب کر بعض اوقات حکومت نے بھی افسوسناک کمزوری کا اظہار کیا ہے اس موقعہ پر بھی رونما ہوئے بغیر نہ رہ سکی آخر حال میں ان سکھوں کا جو ادھر اُدھر سے آکر کوٹ فتح خاں کے گوردوارہ میں محض اس لئے جمع ہو گئے ہیں۔ کہ فساد کا کوئی موقعہ پیدا کریں۔ چند مسلمانوں کے ساتھ تصادم ہو گیا۔ جس میں دونوں پارٹیوں کے افراد زخمی ہوئے۔

اس معمولی سے واقعہ کو آڑ بنا کر ہندو اور سکھ اخبارات نے ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ اور ان کی ساری کوشش یہ ہے۔ کہ اس جھگڑے کے ذمہ واری سردار محمد نواز خان صاحب کے سر ڈال دیں۔ اور اس طرح ان واقعات میں ایک اور کا اضافہ کر دیں۔ جو اس وقت تک سردار صاحب موصوف کو خواہ مخواہ بدنام کرنے کے لئے گھڑتے چلے آرہے ہیں۔ اور جن میں ٹمن کے چشمہ کے متعلق فساد۔ اور لوڑ نداراموکیل کے قتل کے الزامات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس سے غرض یہ ہے۔ کہ سردار محمد نواز خان صاحب اس قسم کے پروپیگنڈا سے مرعوب ہو کر اپنی جائداد یعنی ڈھیری بابا تھان سنگھ کے ارد گرد کی دوکانیں ان کے حوالہ کر دیں۔ چنانچہ اس واقعہ کو بہانہ بنا کر جتھے بھیجنے اور مورچہ قائم کرنے کی جو دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور بعض جوشیلے سکھ تو اس غرض سے روانہ بھی ہو چکے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ اصل غرض شورش پیدا کر کے وہ جائداد حاصل کرنا ہے۔ جسے قانون کے ذریعہ سکھ حاصل نہیں کر سکے۔

ان حالات میں یہ امر نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ کہ حکومتِ پنجاب نے اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے چن چن کر سکھ افسر مقرر کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ حسب ذیل افسر مقرر کئے گئے ہیں:-

۱- سردار سنت سنگھ صاحب ملوہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سرگودھا

۲- سردار سنت سنگھ صاحب کورٹ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس راولپنڈی۔

۳- سردار رگھبیر سنگھ صاحب سب انسپکٹر پولیس راولپنڈی۔

۴- سردار میوہ سنگھ انسپکٹر پولیس پنڈی گھیب:

۵- چودھری لوجھا رام صاحب سب انسپکٹر پولیس

۶- احمد یار خان صاحب انسپکٹر پولیس۔

ان افسروں کی قابلیت اور دیانت کے متعلق کسی قسم کا شک و شبہ کئے بغیر ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ایک ایسے فساد کی تحقیقات کے لئے جس کے فریقین سکھ اور مسلمان ہیں۔ اس قدر سکھ افسروں کا تقرر ایسا ہی غیر موزون ہے۔ جیسا کہ اتنے ہی مسلمان افسروں کا تقرر ہوتا کیونکہ جب فرقہ وارانہ جذبات بھڑکے ہوئے ہوں۔ اور لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ چکی ہو۔ تو کسی فریق کی طرف منسوب ہونے والے افسروں کا اس طرح تقرر خواہ مخواہ بے اطمینانی اور بے اعتمادی پیدا کرنے کا موجب بن سکتا ہے:

زمانہ کے انقلابات کیا ہی حیرت انگیز ہیں تھوڑا ہی عرصہ گزرا۔ جب قادیان میں احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا تھا۔ اور حکومت نے پولیس کی ایک بھاری جمعیت یہاں بٹھا رکھی تھی۔ تو اس وقت اتنا بھی گوارا نہ کیا جاتا تھا کہ جہاں بیسیوں پولیس والے احرار کے ہم عقیدہ اور ہم خیال تھے۔ وہاں کوئی ایک آدھ کنسٹبل بھی احمدی ہو۔ چنانچہ جب ایک دفعہ ایک کنسٹبل کے متعلق افسروں کو معلوم ہوا۔ کہ وہ احمدی ہے۔ تو اسے فوراً بدل دیا گیا۔ اور ایک دفعہ جب اتفاق سے بیعت کرنے والوں میں دو نام ایسے شائع ہوئے۔ جو یہاں کی پولیس کے ایک کنسٹبل اور ایک ہیڈ کنسٹبل کے تھے۔ تو اس وقت تک ان بے چاروں کی گلوخلاصی نہ ہوئی جب تک اخبار میں بیعت کرنے والوں کے مفصل پتے شائع کر کے یہ ثابت نہ کر دیا گیا۔ کہ وہ اور ہیں حالانکہ اس وقت پولیس کے سپرد کوئی تحقیقاتی معاملہ نہ تھا۔ لیکن اب ایک ایسے فساد کی تحقیقات کے لئے جس میں ایک فریق سکھ ہے۔ اس لئے سوائے ایک کے باقی سب افسر سکھ اور ہندو مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ کہ سکھوں نے پولیس کے خلاف غصہ کا اظہار کیا ہے:

حکومت کے لئے اس موقعہ پر مناسب یہ تھا۔ کہ تحقیقات کا انچارج کسی یوروپین کو بنا کر ماتحت عملہ میں مسلمان اور غیر مسلمان افسر مساوی تعداد میں اور مساوی درجہ کے لگا دیتی۔ اب بھی اسے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور سکھ اور مسلمان افسر مساوی تعداد میں لگانے چاہئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی کوٹ فتح خان کی حدود میں بیرونی سکھوں کے جتھوں کا داخلہ بھی بند کر دینا چاہیئے جب مسجد شہید گنج کے انہدام کے موقعہ پر بیرونی مسلمانوں کا داخلہ بند کر دیا گیا تھا۔ تو اب سکھوں کے جتھوں کو کیوں ممانعت نہیں کی جا سکتی۔

افسوس سکھوں نے مسجد شہید گنج کے متعلق نہایت ہی رنج افزا اور خلاف مروت رویہ اختیار کر کے مسلمانوں کے دلوں پر ایسا چرکہ لگایا ہے۔ کہ وہ بھی ان حقوق کی حفاظت ضروری سمجھتے ہیں۔ جو قانون کی رو سے انہیں حاصل ہوں۔ ورنہ جو مسلمان گوردواروں کو اپنے علاقوں میں تعمیر کرنے کی نہ صرف اجازت دے چکے۔ بلکہ ان کے ساتھ بڑی بڑی جاگیریں بھی عطا کر چکے ہیں۔ ان کے نام لیوا اب بھی سکھوں کو مرتبہ مانگی رعائتیں دے سکتے ہیں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغمبر ایران حضرت زرتشت علیہ السلام

مذہب زرتشت کے بنیادی اصول و عقائد پر ایک نظر

(۴)

حیات بعد الموت کے متعلق عقیدہ

زرتشتی مذہب کے رو سے انسان کی زندگی دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک وہ زندگی جو اس زمین پر انسان گذارتا ہے اور دوسری وہ زندگی جو بعد الموت شروع ہوتی ہے۔ مگر دوسری زندگی کے اچھا یا بُرا ہونے کا دارومدار ان کے نزدیک اس زندگی کے اعمال کے اچھا یا بُرا ہونے پر منحصر ہے۔ وہ جزا و سزا کے دن پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ انسان کے تمام خیالات کلمات اور افعال ایک کتاب میں لکھے جاتے ہیں۔ نیک الگ اور بُرے الگ۔ موت کے بعد ان سب اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ اگر انسان کے نیک کاموں کی میزان اس کے بُرے کاموں کی میزان سے زیادہ ہو جائے تو سیدھا بہشت میں چلا جاتا ہے۔ اگر بُرے کاموں کا پلڑا بھاری نکلے۔ تو وہ دوزخ میں ڈالا جاتا ہے۔ اور اگر نیک اور بد افعال وزن میں یکساں نکلیں۔ تو ایک درمیانی حالت میں رکھا جاتا ہے۔ جس میں نہ عذاب ہوگا نہ آرام اس کی قسمت کا فیصلہ قیامت کے روز تک ملتوی رہتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ نیک کاموں کے سبب برائیاں زائل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ کہ کوئی شخص بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ ایک پل پر سے نہ گزرے جو بہشت کی راہ میں واقع ہے۔ غرض آئندہ زندگی اور حیات بعد الموت کا عقیدہ ہر یزداں پرست کے لئے فرض قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح بہشت اور دوزخ کا عقیدہ بھی ضروری سمجھا گیا ہے۔ ان کے خیالات کے مطابق بہشت میں سبحان ملاء اعلے تسبیح و تحمید یزداں کرتے ہیں۔ اور دوزخ بدکاروں اور دیو پرستوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ بہشت و دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے جس کو چنوت پل کہتے ہیں۔ اس سے نیکوں کی ارواح تو باسانی گزر جاتی ہیں۔ لیکن گنہگاروں کی ارواح گزرتے وقت دوزخ میں جا پڑتی ہیں۔

حیات بعد الممات کی غرض زرتشتی مذہب میں یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ تا انسان کو وہ جامہ تقا پہنایا جائے۔ جو نہ گھٹ سکے نہ خراب ہو سکے نہ بدل سکے۔ بلکہ ہمیشہ قائم اور مضبوط رہے۔ اور یہ اس وقت ہوگا۔ جب مردے پھر جی اٹھیں گے۔ اور نئی اور ہمیشہ رہنے والی زندگی پائینگے وہ عالم ابدی پاکیزگی کی حالت میں قائم رہے گا۔ اور اہرمن ان تمام مقامات سے ہمیشہ کے لئے نکال دیا جائے گا جہاں سے وہ نیکیوں پر حملہ کیا کرتا تھا۔

حضرت زرتشت علیہ السلام کی یہ تعلیم اسلام کی تعلیم سے بہت حد تک ملتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں بھی آتا ہے۔ ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئاً۔ اور یہ کہ فمن ثقلت موازینہ فاولٰئک ھم المفلحون۔ ومن خفت موازینہ فاولٰئک الذین خسروا انفسھم بما کانوا بآیاتنا یظلمون۔ لیکن قرآن مجید نے حضرت زرتشت علیہ السلام کیطرح صرف یہ نہیں کہا۔ کہ نیکیوں سے انسانی بدیاں مٹ جاتی ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہا۔ کہ بعض نیکیوں کے بدلہ میں پہلی بدیوں کی جگہ بھی نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ الا من تاب واٰمن وعمل عملاً صالحاً فاولٰئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات وکان اللہ غفوراً رحیماً (فرقان ع ۶) یعنے جو لوگ سچی توبہ کرتے ہیں۔ اور ایمان لاتے اور نیک اعمال کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالےٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ غفور اور رحیم ہے۔ گویا اسلام کا پیغام بنی نوع انسان کے لئے زرتشتی مذہب سے بہت زیادہ امید افزا اور خوش آئند ہے

ملائکہ پر ایمان

زرتشتی ملائکہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اور انہیں خدا کی مخلوق قرار دیتے ہوئے دنیا کا انتظام چلانے میں خدا کا مددگار سمجھتے ہیں۔ وہ بڑے فرشتوں کو آمیشا کہتے ہیں۔ جس کے معنی غیر فانی کے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ فرشتے غیر فانی ہوتے ہیں۔ اور جس طرح انسانی روح فنا سے محفوظ رکھی گئی ہے۔ اسی طرح ان کو بھی ہمیشہ کی زندگی عطا کی گئی ہے زرتشتیوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتے تمام نیکیوں اور مذہب کا سرچشمہ ہیں اور اصولاً خدا تعالےٰ کے مظاہر ہیں ان کا خیال ہے۔ کہ فرشتے ہزاروں سال کی ترقی کے بعد اپنے موجودہ درجہ تک پہونچے ہیں۔ اور وہ فرشتوں کی نسبت خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ لاثانی ہوتی ہیں۔ جو ہماری نظروں سے اوجھل ہیں لیکن ہمارے لئے نفع رساں ہیں۔ وہ جواہر نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ یہ ان کی ہتک ہے۔ وہ پھول نہیں جو پودوں پر لٹکے ہوئے ہوں۔ بلکہ وہ ستاروں کی طرح ہیں جو سورج کے گرد گھوم رہے ہوں۔ وہ خدا کے لئے زینت نہیں۔ بلکہ اس کی ذات کے مظہر ہیں ؂

زرتشتی کتب میں سب سے بڑے فرشتے کا نام وہو ماناہ لکھا ہے اسے وشتا ماناہ۔ واہومان۔ وہو ماتو اور بہمن بھی کہا جاتا ہے۔ وہو ماناہ کے معنے نیک دل یا اصلاح کرنے والے فرشتہ کے ہیں۔ اور عبرانی اور عربی میں جبرائیل کے معنے بھی اصلاح کے ہیں ؂

پس دونوں ناموں کی مطابقت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہو ماناہ درحقیقت جبرائیل کا ہی نام ہے۔ زرتشتی کتب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسانی دماغ کو روشنی اسی فرشتہ کی وساطت سے حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ حضرت زرتشت علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے دُعا کی تھی۔ کہ نور اور الہام کی روشنی سے وہ وہو ماناہ کو دیکھے۔ اور آخر وہ فرشتہ اُسے ملا۔ تمام نیک تحریکیں اس فرشتہ کی طرف سے آتی ہیں۔ اور جو لوگ اس فرشتہ کی تحریکات کو قبول نہیں کرتے۔ یہ فرشتہ اُن کو چھوڑ دیتا ہے۔ چونکہ اس فرشتہ کو ہرمزد سے قریب تر تعلق ہے۔ اس لئے زرتشتی بعض اوقات اُسے ہرمزد کا بیٹا بھی کہہ دیتے ہیں ؂

دوسرا فرشتہ زرتشتیوں کے نزدیک اردی بہشت یا آشا ہے۔ یعنے تقویٰ کا فرشتہ۔ ظاہری اشیاء میں سے آگ آشا کے سپرد ہے۔ کیونکہ نور آگ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور تقویٰ نور سے پیدا ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرشتہ میکائیل ہے۔ کیونکہ میکائیل دنیاوی ترقی کا فرشتہ ہے اور دنیاوی ترقی کا نشان آگ ہے۔ لغوی لحاظ سے اردی یا آشا کے معنے سچائی اور پاکیزگی کے ہیں اور بہشت کے معنے روشن اور خوبصورت کے ؂

89

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان دو فرشتوں کے علاوہ پانچ بڑے بڑے فرشتے وُہ اور بھی مانتے ہیں۔ اور چھوٹے فرشتوں کا تو کچھ شمار ہی نہیں تمام انتظام بڑے فرشتوں کے سپرد ہے اور ان کا خیال ہے۔ کہ فرشتے ہمیشہ انسان کے دل پر نیک اثر ڈالتے رہتے ہیں۔ تاکہ شیطان اس پر حملہ نہ کر دے۔ اور کہتے ہیں۔ پیدائش خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور موت شیطان کی طرف سے۔ اس وجہ سے وُہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ چونکہ پیدائش خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس لئے انسان نیک ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر شیطان اس کو بُرائی سکھاتا ہے۔ اگر انسان اس کی بات مان لے۔ تو فرشتے اُسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اب یہ شیطان کا بندہ ہو گیا ہے۔

دو متذکرۃ الصدر ملائکہ کے علاوہ پانچ بڑے فرشتے جو زرتشتی تسلیم کرتے ہیں۔ وُہ حسب ذیل ہیں:-

۱۔ اشہر لویر۔ یہ زرتشتیوں کے نزدیک معدنیات کا موکل اور دولت کا معطی ہے۔ جو نعماء ہرمزد میں سے سب سے بڑی نعمت ہے

۲۔ اسفندارمد۔ یہ فرشتہ زمین اور دوسری تمام آبادیوں کا موکل ہے۔

۳۔ خور داد۔

۴۔ مرداد۔ یہ دو فرشتے اگرچہ الگ الگ ہیں۔ مگر ان دونوں کا نام اکٹھا ہی لیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک سیّال چیزوں کا۔ اور دوسرا سبزیوں اور روئیدگیوں کا موکل ہے۔

۵۔ سروش۔ اس کی طاقتیں متذکرۃ الصدر چاروں فرشتوں سے زیادہ سمجھی جاتی ہیں۔ اور اس کے لئے جسم بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ انسان کو بہشت تک پہونچانا۔ اور بعد الموت اسے جزا و سزا کی خبر دینا اسی کا کام ہے۔

غرض زرتشتیوں کے نزدیک شیطان اور ظلمت کا مقابلہ کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے فرشتے پیدا کئے ہیں۔ اور ان کے سپرد علیحدہ علیحدہ کام کئے ہیں۔ کسی کے سپرد آگ کا کام ہے۔ کسی کے سپرد پانی کا۔ کسی کے سپرد ہوا چلانے کا۔ کسی کے سپرد مینہ برسانے کا۔ کسی کے سپرد نیکی پھیلانے کا۔ اور کسی کے سپرد دُنیا کی سیاست کا۔ غرض یہ سات فرشتے بہت سے اور فرشتوں کے ساتھ مل کر شیطان اور ظلمت کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور انسان کے دل پر تاثیرات ڈالتے رہتے ہیں تاکہ شیطان۔ اور بدی کا اثر اُس پر نہ ہو۔

شیطان کے معاون

فرشتوں کی طرح **اہرمن** کے بھی بعض معاون۔ اور کارگزار مانے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعہ وُہ **ہرمزد** کے حسنات کو سیئات سے روکتا ہے۔ اور عجیب تر یہ امر ہے۔ کہ اس کے بھی چھ مؤکل مقرر کئے گئے ہیں۔ چنانچہ اہرمن کے دیوؤں میں سے سب سے بڑے رُتبہ والے کا نام اکومانو ہے۔ یہی انسانوں میں خیالاتِ باطلہ پیدا کرتا۔ اور انہیں گناہوں سے ملوث کرتا ہے۔ اس کے بعد شہوت کا پھر غضب کا۔ پھر کذب کا۔ پھر ظلمت کا پھر زہر کا ایک ایک مؤکل مانا جاتا ہے۔ غرض زرتشتیوں کے اعتقاد کے مطابق ہرمزد۔ اور اس کے فرشتوں کی متفقہ کوششیں دُنیا میں نیکیاں پھیلانے پر صرف ہوتی ہیں۔ اور اہرمن۔ اور اس کے دیوؤں کی کوششیں بُرائیاں پھیلانے پر۔ یہ لڑائی چونکہ برابر جاری رہے گی۔ اس لئے زرتشتیوں کے نزدیک ہرمزد۔ اور اس کے ملائکہ کی ثنا کرنا اور اہرمن اور اس کے دیوؤں سے پناہ مانگنا ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔

ارکانِ مذہب

غرض زرتشتی مذہب کے حسب ذیل ارکان ہیں:-

۱۔ ہستیٔ واجب الوجود پر ایمان لانا۔

۲۔ حضرت زرتشت کو رسول تسلیم کرنا۔

۳۔ آگ کی تعظیم کرنا۔

۴۔ ملائکہ پر ایمان رکھنا۔

۵۔ جزا و سزا۔ اور قیامت کا قائل ہونا۔

یہی اس مذہب کا خلاصہ ہے۔ باقی پیدائش کے وقت کچھ مراسم ادا کرنی اور کرانی۔ نکاح کی پابندی۔ زنا۔ لواطت۔ چوری وغیرہ سے پرہیز۔ ایذا نہ دینے والے جانوروں کو نہ ستانا۔ اور موذی جانوروں کو مارنا ایسی باتیں ہیں۔ جو یا تو صرف رسُوم ہی ہیں۔ جو پُرانے زمانہ سے چلی آتی ہیں۔ یا ایسی باتیں ہیں۔ جو دُنیا کے ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ اور جن کا ہونا قیامِ امن کے لئے بھی ضروری ہے۔

مذہبی کتب

زرتشتی مذہب کی اکثر کتابیں ژند زبان میں ہیں۔ اور باقی باستثناءٔ چند کے جو فارسی میں ہیں۔ پہلوی زبان میں ہیں۔ زرتشتیوں کی مذہبی کتاب کا نام ژند واوَستا ہے۔

موجُودہ زمانہ کے پارسیوں کا خیال ہے۔ کہ اَوَستا اصل الہامی کتاب کا نام ہے۔ اور ژند اس کی شرح ہے۔ لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اصل کتاب اَوَستا ہی تھی۔ پھر مرورِ زمانہ کی وجہ سے لوگ اس سے اس قدر ناواقف ہو گئے تھے۔ کہ اُس زمانہ کے علماء نے اس کو ایک نیا لباس پہنایا۔ اور ژند اس کا نام رکھا۔ بہر حال اُوستا پارسیوں کی مذہبی کتاب ہے۔ اور اس کے چار حصے ہیں:-

۱۔ یسنا

۲۔ وسپرد

۳۔ وندیداد

۴۔ خرد اوستا

ان چاروں حصوں میں سے یسنا سب سے زیادہ عبادت کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے آگے پھر تین حصے ہیں۔

۱۔ دیباچہ

۲۔ گاتھا۔ جس میں حضرت زرتشت علیہ السلام کے مکالمات اور وحی درج ہے

۳۔ زمانۂ مابعد کا یسنا۔

پہلے تین حصے یعنی یسنا۔ وسپرد اور وندیداد تینوں مل کر اصل میں اوستا کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور ان کے مجموعہ کو صرف زرتشتیوں کے علماء ہی بوقت عبادت استعمال کر سکتے ہیں۔ ہاں **خورد اوستا** کو ہر شخص پڑھ سکتا ہے۔

یہ کتاب **ایرانِ** قدیم کی وسیع سلطنت کا دستور العمل تھا۔ اور اس میں نہ صرف احکامِ مذہبی ہی تھے۔ بلکہ قوانین دیوانی و فوجداری و مال پر بھی یہ کتاب حاوی سمجھی جاتی تھی۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ طب ہیئت کیمیا۔ نباتات۔ اور فلسفہ کا بھی اس میں ذکر تھا۔

متفرق اعتقادات

اب زرتشتیوں کے بعض متفرق اعتقادات احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

۱۔ زرتشتی مذہب کے عقائد اور اعمال اسلام سے کسی حد تک ملتے ہیں۔ چنانچہ اعمال میں وضو۔ تیمم۔ اور نماز بھی پائی جاتی ہے۔ اور دوزخ اور بہشت کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کا سب سے بڑا اختلاف دُوسرے مذاہب سے یہ ہے۔ کہ وُہ خدا تعالےٰ کا سب سے بڑا جلوہ آگ اور سُورج کو یقین کرتے ہیں۔ اس لئے اس کی عام طور پر پوجا کرتے ہیں۔ اس کے بعد پانی۔ اور ہوا کے بھی پرستار ہیں۔

۲۔ زرتشتی یقین رکھتے ہیں۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کی مخلوق ہے۔ اس لئے اپنے اعمال کے لئے اس کے سامنے جواب دہ ہے۔ مگر وُہ اپنے اعمال اور ارادوں میں خود مختار پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے بُرائی۔ اور نیکی دونوں اُس پر یکساں اثر کرتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) زرتشتی نبوت اور وحی پر ایمان رکھتے ہیں ؂

(۴) زرتشتی کہتے ہیں۔ کہ انسان اپنی نادانی اور کم علمی کی وجہ سے بُرائی کی طرف زیادہ جھکتا ہے۔ کیونکہ وہ پوری طرح نہیں جانتا۔ کہ اس کو اپنے اعمال کا کیا بدلہ ملے گا۔ شیطان اس کو بُرے اعمال میں پھنسا کر اس کی روح کو تباہ کرتا ہے۔ اور اس کی آئندہ زندگی کو خراب کرتا ہے۔ اس لئے خداتعالےٰ اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے اپنی طرف سے رسول بھیجتا ہے ؂

(۵) زرتشتیوں کے نزدیک گناہ کی سزا سے بچ جانا ہی انسان کے لئے نجات ہے ؂

(۶) نیند سے بیدار ہو کر پہلا کام جو ایک دیندار پارسی کرتا ہے۔ وہ صبح کی نماز کا ادا کرنا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ اپنے مونہہ اور جسم کے دوسرے اعضاء پر نرنگ یعنے گوبر ملتا ہے۔ تاکہ جن بھوت کا اثر اس پر نہ ہو سکے ؂

(۷) زرشتیوں کا خیال ہے کہ موجودہ دنیا کا خاتمہ بہت نزدیک ہے۔ مگر پیشتر اس کے کہ دنیا کا خاتمہ ہو شیطان اور رحمان کی فوجوں میں آخری جنگ ہوگی شیطان کی طاقت ہمیشہ کے لئے توڑ دی جائے گی۔ اور اس کو جہنم میں گرا دیا جائے گا۔ یہ دراصل ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود میں پوری ہوئی۔ کیونکہ آپ کی نسبت ہی خداتعالےٰ کا یہ وعدہ ہے۔ کہ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اور آپ ہی ان تمام نشانات کے ساتھ آئے۔ جن کا سابقہ کتب الہامیہ میں ذکر تھا۔ مگر بالال ہر ایک کو نظر نہیں آتا۔ جب خدا کا یہ فرستادہ بدر منیر بن کر چمکا۔ تب دنیا کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور اسے آپ کی سچائی کا اقرار کرنا پڑے گا ؂

مردوں کے متعلق زرتشتیوں کا طریق عمل

(۸) زرتشتیوں کا یہ طریق ہے۔ کہ وہ اپنے مردوں کو دفن نہیں کرتے اور نہ جلاتے ہیں۔ بلکہ گدوں اور دوسرے مردار خوار جانوروں کو کھلاتے ہیں چنانچہ جب کوئی ان میں سے مرجاتا ہے۔ تو وہ اس کی لاش کو ایک خاص جگہ میں جسے دخمہ کہتے ہیں کھلا چھوڑ آتے ہیں جہاں اس کے جسم کو گدھ اور دوسرے مردار خوار جانور کھاجاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اس رسم کی تہ میں وہ عزت کام کر رہی ہے جو وہ عناصر کو دیتے ہیں۔ ان کے عقیدہ کے مطابق جس جسم سے روح نکل جائے وہ پلید اور نجس ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ کبھی گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ آگ مٹی اور پانی جو ان کے نزدیک نہائت مقدس عنصر ہیں۔ اس پلید جسم کے ساتھ چھونے سے ناپاک ہو جائیں۔ پس نہ تو وہ اسے آگ سے جلائیں گے۔ کیونکہ آگ۔ اس طرح پلید ہو جائے گی۔ نہ اس کو دفن کریں گے۔ تا زمین ناپاک نہ ہو جائے۔ اور نہ اسے دریا میں بہائیں گے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پانی نجس ہو جائے گا۔ اس لئے انہوں نے یہ تجویز کی۔ کہ اس پلید چیز کو یا تو ہوا کے پرند کھا جائیں۔ یا بازاروں کے کتے۔ یہ رسم سخت گھناؤنی اور مکروہ ہے۔ لیکن اس کے گھناؤنا پن اور کراہت کو ان لوگوں نے خاص قسم کے بُرج بنانے سے کچھ کم کر دیا ہے انگریزی میں ان برجوں کا جو نام ہے۔ اس کا ترجمہ "مینار خاموشی" ہے۔ گویا مینار خاموشی وہ جگہ ہے۔ جہاں زرتشتی اپنے مردوں کو چھوڑ آتے ہیں۔ مینار کے اندر کی طرف ایک بڑا گول لوہے کا جنگلا لگا ہوا ہوتا ہے۔ جو ایک کنوئیں کی طرف جو مینار کی تہ میں ہوتا ہے چلا جاتا ہے۔ اس جنگلہ میں لاشوں کے رکھنے کے لئے طاقچوں کی تین قطاریں ہوتی ہیں۔ سب سے اندر کی قطار بچوں کے لئے درمیانی عورتوں کے لئے اور بیرونی مردوں کے لئے ہوتی ہے۔ میت اٹھانے والے میت کو ان طاقچوں میں سے ایک میں رکھ دیتے ہیں۔ اور کفن اتار لیتے اور جسم کو بالکل ننگا اور برہنہ حالت میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جب وہ ہٹ جاتے ہیں۔ تو گدھ اور دوسرے مردار خوار جانور جو پہلے سے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ جھپٹے مار کر مینار پر سے اور اردگرد کے درختوں پر سے اڑ اڑ کر آتے ہیں اور ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں جسم مشت استخوان رہ جاتا ہے اور تمام گوشت جانور نوچ نوچ کر کھاجاتے ہیں۔ وہ ڈھچر کئی دن وہیں پڑا رہتا ہے۔ اس کے بعد میت اٹھانے والے پھر آتے ہیں۔ اور ہڈیوں کو اٹھا کر درمیانی کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں چنانچہ آہستہ آہستہ وہ ہڈیاں بوسیدہ ہو کر مٹی ہو جاتی ہیں۔ اس مینار کی چھت نہیں ہوتی۔ یعنے اوپر سے بالکل کھلا ہوتا ہے۔ اس لئے جب بارش ہوتی ہے۔ تو اس مینار کے اندر بھی پانی برستا ہے۔ بارش کا پانی لاشوں اور ہڈیوں سے مل کر پھر گندہ ہو جاتا ہے اور چونکہ پانی بھی ایک مقدس عنصر ہے اور زرتشتیوں کے نزدیک اس کا پاک رکھنا ضروری ہے۔ اس لئے ایسا انتظام کیا گیا ہے۔ کہ مینار کا تمام پانی بہ کر مرکزی کنوئیں میں آجاتا ہے۔ اور اس مرکزی مقام سے پھر چاروں طرف نالیاں نکلتی ہیں۔ مینار کی دیواروں کے نیچے ہو کر یہ پانی کئی فٹ گہرے پسے ہوئے کوئلے میں آملتا ہے۔ اور جو غلاظت ہوتی ہے۔ وہ کوئلے کے اندر رہ جاتی ہے۔ اس سے آگے ریت اور کنکر کٹے ہوئے پڑے ہوتے ہیں۔ ان میں پانی کی رہی سہی غلاظت رہ جاتی ہے۔ اور پانی پھر مصفا ہو کر بہہ نکلتا ہے۔ اس طرح پانی صاف اور پاکیزہ بن کر یا تو سمندر میں چلا جاتا ہے۔ یا اردگرد کی زمینوں کو سیراب کرتا ہے۔

جنازہ پڑھنے کا مقام ایک سیدھا سادہ چبوترہ ہوتا ہے۔ جو چاروں طرف سے کھلا ہوتا ہے۔ اور صرف اوپر چھت پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ پاس ہی ایک خوبصورت باغ ہوتا ہے۔ جہاں ہر طرح کے پھول اُگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور بظاہر یہ نہیں معلوم ہوتا۔ کہ ان میناروں کے اندر وحشت خیز نظارے واقع ہوتے ہیں۔ لیکن سروں پر مردار خوار پرندوں کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ ہر وقت اس ہوش ربا سانحہ کی یاد کو تازہ رکھتی ہے۔ مینار کے کناروں پر ہزاروں جانور بیٹھے ہوئے منتظر رہتے ہیں۔ کہ کب کسی انسان کی لاش آئے اور وہ اسے اپنے پنجوں اور چونچوں سے چیر پھاڑ کر کھائیں۔ جب یہ پرند میت والوں کی قطار کو سڑک پر آہستہ آہستہ چڑھتے دیکھتے ہیں۔ تو نزدیک نزدیک چکر لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب وہ قطار مینار کے احاطہ کے اندر آجاتی ہے۔ تو سب جمع ہو جاتے ہیں۔ اور جونہی میت اٹھانے والوں نے لاش کو رکھا۔ اور کفن کو سرکایا۔ بس زور سے آگرتے ہیں۔ اور بہت جلد چیرنے پھاڑنے کا کام شروع کر دیتے ہیں ؂

جنازہ کو آگے پہونچانے کے لئے جو آدمی مقرر ہوتے ہیں۔ ان کے ہم مذہب لوگ انہیں نجس سمجھتے ہیں۔

دس منٹ میں ہسٹیریا کے دوروں کا علاج

"والومکنا"

یہ دوا ملکی جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہے۔ اور تیس سال سے خلق خدا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے ہزارہا مستورات نہائت کمزور صحت اور حمل کی حالت میں اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکی ہیں ہسٹیریا کے مرض کو بھوت پریت یا جنوں کا کام نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ہی ایک جسمانی بیماری ہے۔ تمام تکالیف مثلاً بادہ گوئی چیخنا چلانا زمین پر لیٹنا۔ گھبراہٹ دوران سر جسم کا ٹھنڈا ہونا۔ متواتر غشی اور جنون جو بیس گھنٹوں میں دور ہو جاتی ہیں۔ بیہوشی غشی اور تشنج دس منٹ میں غائب ہو جاتا ہے۔ اور مریض آرام اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے۔ دس روز کی دوائی قیمت عا اور تیس دن کی دوائی صہ محصولڈاک علاوہ

سی۔ ایل۔ تاما دالا پیلس روڈ بڑودہ

95

ان سے چھونا ناپاک خیال کرتے ہیں۔ اور ان کو باہر نکلنے بھی نہیں دیتے وہ لاش اٹھا کر ایک تختہ پر ڈال لیتے اور ڈھلوان راستہ سے ایک لوہے کے دروازہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ جو مینار کی دیوار کے وسط میں ہوتا ہے۔ میت اٹھانے والوں کے سوا اور کسی کو مینار کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ میت کے رشتہ دار بھی نہیں جا سکتے اور وہ وہیں باغ کے نزدیک کھڑے رہتے ہیں زرتشتیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ اگر ان لوگوں کے علاوہ جو میت اندر لے جانے کے لئے مقرر ہیں کوئی اور شخص مردوں یا ان کی ہڈیوں کو دیکھ لے تو وہ ابدی لعنت کے نیچے آ جاتا ہے۔ اور دائمی عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جو نہ صرف اس کی ذات تک محدود ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی اولاد بھی اس میں شامل ہوتی ہے۔

زرتشتیوں کی تعداد

موجودہ زمانہ میں حضرت زرتشت علیہ السلام کے متبعین۔ کرمان۔ یزد اور طہران میں پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی بڑی تعداد بمبئی اور گجرات کے بعض شہروں میں بھی ہے۔ ۱۹۲۱ء میں جو مردم شماری ہوئی۔ اس کے رو سے پنجاب میں ۵۲۶ پارسی تھے۔ جن میں سے ۳۵۰ خواندہ تھے۔ پارسی لوگ پنجاب کے باشندے نہیں۔ ان کا وطن بمبئی ہے۔ جہاں سے بعض خاص خاص خاندان ملازمت یا کاروبار کے سلسلہ میں پنجاب آ بسے ہیں۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے رو سے تمام ہندوستان میں ایک لاکھ دس ہزار زرتشتی پائے جاتے ہیں۔ جن میں ۱۹۲۱ء کے مقابلہ میں سات فیصدی اضافہ ہوا ہے

آخری گذارش

متذکرۃ الصدر عقائد کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ زرتشتی مذہب کی کتب چونکہ گذشتہ زمانوں میں انسانی دست برد کا شکار ہو چکی ہیں اس وجہ سے ان میں جو اچھی باتیں ہیں ان کا انتساب حضرت زرتشت علیہ السلام کی طرف کیا جائے ۴۲

ہنگری میں تورانیوں کو دعوت اسلام

تورانیوں کے جلسہ میں احمدی مجاہد کی تقریر

(از حاجی احمد خان ایاز۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ بوڈاپسٹ)

۵ مارچ کو ہنگری کے تورانی لیڈروں نے خاکسار کو لیکچر کے لئے مدعو کیا۔ more-e-Palota بوڈاپسٹ کے ایک بڑے ہال میں ان کا اجتماع ہوا یہ تورانی ایک خدا کو مانتے ہیں۔ عیسائیت اور مغربیت کے سخت خلاف ہیں مشرق اور اسلام سے انہیں محبت ہے۔ چنانچہ ان کے چیف پادری Dr. Benczi Zoltan اور ایگزیکٹو پریذیڈنٹ morton jeni اور یونیورسٹی کے طلباء کے لیڈر Kemeny Nagy نے اپنی تقاریر میں جوش و اخلاص کا اظہار کیا اس موقعہ پر تورانیوں نے اپنے نصب العین یعنی El a magyarok Istene! Rajta Kivul degen Istene ne legyenek کے خوب نعرے لگائے۔ ان الفاظ کا مطلب یہ ہے۔ کہ:۔ "ہمارا ایک زندہ خدا ہے اور سوائے اس کے ہم کسی بناوٹی خدا کو قبول نہیں کر سکتے"۔

سب سے آخر میں خاکسار کی تقریر ہوئی جو تورانیوں کے اخبار Turani Roham کے ۱۵ مارچ کے پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"میں نے ہنگری میں قدم رکھتے ہی محسوس کیا کہ میں اپنے بھائیوں میں آ گیا ہوں ایک طویل جدائی کی وجہ سے ہم میں ظاہری طور پر کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ لیکن روحانی خوبیوں کے لحاظ سے ایسا نہیں اگرچہ آپ مغربی لباس میں ہیں۔ تاہم آپ پر مغربیت کے زہر نے اتنا اثر نہیں کیا۔ جتنا کہ دوسرے ممالک پر۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں نے ہندوستانی اخبارات میں اپنی رپورٹوں میں یہ لکھا تھا۔ کہ یورپ میں حصول تعلیم کے لئے آنے والے ہندوستانی طلباء کے لئے بوڈاپسٹ ہی زیادہ موزوں ہے۔

ہم مشرق کے ساتھ اپنی امیدیں وابستہ کرنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے بڑے بڑے معلم یعنی زرتشت۔ بدھ۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب مشرق میں ہی پیدا ہوئے۔ پس تورانیوں کے لئے بھی روحانی اور تمدنی ترقی کا سامان مشرق سے ہی ہوگا۔ میں ہنگری کے محب الوطن تورانیوں کے اخلاص پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ ایک خدا کو ماننے والی روح رکھنے والے ہی دنیا میں وہ امن اور اخلاق قائم کریں گے۔ جن کو آج کل مغربیت نے پامال کر رکھا ہے۔

مذہبی عقائد کے لحاظ سے توحید کے قائل تورانی ہماری جماعت کے اسلامی اصول سے بالکل متفق نظر آتے ہیں۔ اسلام کی تازہ خدمت گذار جماعت کے بانی حضرت احمد علیہ السلام ہیں۔ جو کہ دنیا جہان کے لئے معلم اعظم ہو کر آئے آپ وہی مسیح موعود ہیں۔ جن کی تمام مذاہب کی مذہبی کتب نے وعدہ دے رکھا تھا۔ آپ کا مرکز قادیان میں ہے جو ہندوستان کا ایک معمولی قصبہ ہے۔ قادیان سے کئی اخبارات اور رسالے شائع کر کے تمام ہندوستان میں تبلیغ اسلام کی جاتی ہے جماعت احمدیہ جاپان۔ چین اور افریقہ میں بھی حقیقی اسلام کی اشاعت کر رہی ہے۔ یورپ میں بھی علاوہ لنڈن اور بوڈاپسٹ کے نئے مشن قائم کئے جا رہے ہیں۔ اسلام کے موجودہ خلیفہ کا منشار ہے۔ کہ بوڈاپسٹ کو یورپ میں اشاعت اسلام کا مرکز بنایا جائے۔ کیونکہ اہل ہنگری نے اسلام قبول کرنے اور اشاعت میں مدد دینے میں بہت اخلاص اور جوش دکھایا ہے۔

دہلی میں مسلمان لڑکیوں کے اغوا کے اڈے

دہلی۔ ۱۳ اپریل۔ کل خانصاحب خواجہ محمد عمر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سٹی کی حسب ہدایت مہندوا ناتھ سادھا رک آشرم دریا گنج دہلی پر سب انسپکٹر منصب علی خان صاحب نے چھاپہ مار کر دو مسلمان لڑکیوں کو نجات دلائی۔ آشرم سے چھ افراد کو گرفتار کیا گیا اور انکے خلاف ۳۶۶-۳۶۸-۱۲۰ کے ماتحت مقدمات درج کئے گئے۔ یہ آشرمی ان دو مسلمان لڑکیوں کو فروخت کر رہے تھے پولیس کے اسپیشل اسٹاف کو جو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی حسب تجویز اسی مقصد کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ کہ دہلی میں مشتبہ آشرموں کی نگرانی کرے۔ اطلاع ملی تھی۔ کہ ۶ ہندو سوربار دو لڑکیوں کا سودا کر رہے ہیں۔ اطلاع پاکر اسپیشل اسٹاف کے اراکین نے چھاپہ مارا اور ان سب کو گرفتار کر لیا۔ پولیس نے مسماۃ شفیقن عمر ۲۰ سال ساکن الور اور مسماۃ بشیرن عمر ۲۰ سال ساکن میرٹھ کو برآمد کیا۔ ان دونوں کو راجپوت لڑکیاں چمبیلی اور کملا وتی بتا کر فروخت کیا جا رہا تھا۔ سودا ہو گیا۔ اور ملزمین نے ۲۳۰ روپیہ وصول کر لئے۔ یہ کہکر کہ یہ اخراجات شادی میں کام آئیں گے۔ لڑکیاں بے حد خائف تھیں۔ گویا انہیں اصلی راز ظاہر نہ کرنے کے لئے دھمکی دی گئی تھی۔ لیکن موقعہ پاتے ہی دونوں نے خریداروں سے کہہ دیا۔ کہ وہ دونوں مسلمان ہیں۔ اس پر ان میں اور آشرم والوں میں تنازعہ شروع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کا مکتوب جاپان

جاپان کے اہم داخلی معاملات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

جاپان کا وزیر خارجہ

کوبے ۲۵ر مارچ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ہیاشی کابینہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے لئے وزیر تلاش کرنے کیلئے جنرل ہیاشی کو بہت غیر معمولی سعی کرنی پڑی۔ کیونکہ کئی مدبرین نے جب ان کو قلمدان پیش کئے گئے تو یکے بعد دیگرے عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنرل ہیاشی کو وزارت عظمیٰ کے فرائض کے علاوہ دو قلمدان اور بھی سنبھالے رہنا پڑا۔ اور کابینہ کے دوسرے ایک دو ممبروں کے پاس بھی کچھ عرصہ تک دو دو بستے رہے۔ وزیر اعظم نے شروع میں تعلیم اور خارجی وزارتوں کا کام بھی اپنے ہاتھ میں رکھا۔ ایک آدھ جگہ سے انکار ہونے کے بعد وزارت خارجہ کیلئے تو انہیں مناسب آدمی مل گیا ہے۔ مگر تعلیم کے محکمہ کی ذمہ داری اب بھی انہی پر ہے۔ وزارت خارجہ کے عہدہ پر کم و بیش بیس روز ہوئے۔ کہ مسٹر ساتو فائز ہوئے۔ یہ صاحب کئی حکومتوں کے درباروں میں جاپانی سفیر کے فرائض کا لمبا تجربہ رکھتے ہیں۔ اب جو یہ جاپان واپس پہنچکر وزیر خارجہ بنے۔ تو اس سے پہلے دربار پیرس میں سفیر تھے۔ فرائض سفارت کے سلسلہ میں وہ اس قدر لمبا عرصہ جاپان سے باہر رہے ہیں کہ ایک بڑے پایہ کے اخبار نے ان پر برنگ ظرافت یہ ریمارک کیا ہے۔ کہ باہر رہنے کیوجہ سے ہمارے موجودہ وزیر خارجہ کی یہ حالت ہے۔ کہ ملک کے اندرونی حالات و مسائل ان کے لئے ایسے غیر معروف اور غیر مانوس ہیں کہ گویا ان کے لئے وہ خارجی معاملات کی حیثیت رکھتے ہیں۔

وزیر خارجہ کی مشکلات

اخبار مذکور نے جو یہ ریمارک شستہ مزاح کے طور سے کیا ہے۔ یہ حقیقت پر مبنی ہے۔ کیونکہ وزارت کا چارج لینے کے بعد چند ہی دنوں کے اندر ان کے لئے ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ جن پر اردو کی یہ ضرب المثل صادق آتی ہے۔ کہ سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ ایوان میں بعض سوالات کا جوابات دیتے ہوئے انہوں نے ایک تقریر کی۔ جس کو دول ہائے خارجہ نے تو بہت حد تک پسند کیا۔ مگر جاپان کے فوجی حلقوں کی طرف سے اس پر شدید نکتہ چینی کی گئی۔ اور اس کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ حتیٰ کہ مسٹر ساتو کو یہ ضرورت لاحق ہوئی۔ کہ اپنا مفہوم واضح کرنے کے لئے مزید بیانات شائع کریں۔

صحیح طور پر یا غلط۔ فوجی حلقوں نے یہ گمان کیا۔ کہ دوسرے لفظوں میں گویا ان کا وزیر خارجہ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ امر خود جاپان پر ہی منحصر ہے۔ کہ آئندہ سالوں میں وہ امن کے ساتھ ترقی کے راستوں پر قدم مارتا رہیگا۔ یا کسی مہیب جنگ کے خدشات اور خطرات اور بے اطمینانیوں میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور یہ کہ اگر جاپان اپنا رویہ صلح جوئی کا رکھے گا۔ تو کوئی طاقت خواہ مخواہ اس سے نہیں الجھیگی۔ یعنی جاپان کو اگر کسی جنگ میں کودنا پڑا۔ تو اس کا اپنا ہی رویہ اس جنگ کا موجب ہو گا۔

فوجی حلقوں کی جرح قدح کے نتیجہ کے طور پر جو مزید بیانات مسٹر ساتو نے دیئے ہیں۔ ان میں انہوں نے اس امر کو خوب واضح کیا ہے۔ کہ جاپان کی صلح جوئی کے بارے میں جو ان کا قول ہے اس سے ان کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ اگر دوسری قومیں جاپان کی ہتک اور اس کے جائز حقوق غصب کرتی چلی جائیں۔ تب بھی اس کو چوں نہیں کرنی چاہیئے۔ نیز یہ کہ جب انہوں نے کہا۔ کہ آئندہ کیلئے دول غیر کے ساتھ تعلقات میں جاپان سیدھی بات اور صاف گوئی سے معاملہ کرے گا۔ تو اس سے ان کا یہ منشاء نہ تھا۔ کہ جاپان کی گذشتہ خارجی پالیسی پر حرف گیری کریں۔ بلکہ صرف یہ مقصود تھا۔ کہ اپنا مسلک بیان کر دیں۔ اور مانچوکو کے متعلق جو باتیں انہوں نے کہی تھیں۔ ان کے سلسلہ میں بیان کیا کہ جو انہوں نے اسوقت کہا اور جو اس بارہ میں کسی دوسرے موقعہ پر وزیر اعظم نے کہا تھا۔ اس میں کوئی فرق نہیں۔

غرضکہ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی انہوں نے پوری کوشش کی۔ مگر غالب گمان یہی ہے۔ کہ جو مشکلات اپنے عہدہ کا چارج لیتے ہی انہیں پیش آنے لگ گئیں۔ ان کا ابھی خاتمہ نہیں ہوا۔ کیونکہ چند دن ہوئے انہوں نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا تھا کہ دوسرے وزراء کے ساتھ اہم ملکی مسائل میں۔ ان کا اتفاق نہ ہو سکا۔ تو وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائینگے

مشکلات کیوجہ

دراصل بات یہ ہے کہ موجودہ دور میں جاپان کے حالات اس قدر پیچیدہ ہو رہے ہیں۔ کہ وزارت کے فرائض ادا کرنا امر عظیم و کار دشوار بنکر رہ گیا ہے اور پھر خاصکر وزارت عظمیٰ وزارت مال۔ وزارت خارجہ ان تین عہدوں کا کام تو بہت ہی مشکل ہو گیا ہے۔

چین میں اقتصادی وفد کی کارگذاری

ایک اقتصادی وفد کے چین بھیجنے کی تجویز کا ذکر ان کالموں میں قبل ازیں ہو چکا ہے۔ یہ وفد شنگھائی پہنچا۔ اور وہاں سے چین کے مرکزی دارالسلطنت نینکنگ گیا جس سفر میں کہ اتفاق کی بات ہے۔ کہ چین میں مقیم جاپانی سفارت خانے کے فوجی اٹاچی ان کے رفیق راہ بنے۔ کیونکہ وہ بھی جنرل چیانگ کیشک سے ملاقات کی غرض سے نینکنگ جا رہے تھے۔ کاروباری حلقوں کے سرکردہ لوگوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کے موقعہ کے علاوہ ممبران وفد کو ایک ٹی پارٹی کے دوران میں جو ان کے اعزاز میں دی گئی۔ جنرل چیانگ سے بھی باتیں کرنے کا موقعہ ملا۔ مگر نینکنگ سے شنگھائی واپس ہونے پر سردار وفد کو غیر متوقع طور پر ضروری کام پیش آ جانے کی وجہ سے جاپان لوٹنا پڑا۔ وفد کے دوسرے ممبروں میں سے بعض تو چند دن بعد جاپان آ گئے۔ اور کچھ شمالی چین کے حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے ادھر چلے گئے۔

وفد کی مصروفیتوں کا نتیجہ صرف یہ برآمد ہوا ہے۔ کہ اس کے ممبروں کو پورا پورا احساس ہو گیا۔ کہ جاپان کے لئے چینی علاقوں میں اطمینان اور امن کے ساتھ اقتصادی سرگرمیوں میں لگ جانے کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی۔ جب تک ان سیاسی سوالات کو حل نہ کر لیا جائے۔ جو اس وقت جاپان اور چین کے آپس کے تعلقات کو خراب کئے ہوئے ہیں۔ وفد نے جتنے بھی حلقوں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ ہر سمت سے اس کے کانوں میں یہی آواز پڑی۔ کہ شمالی چین کے علاقوں پر چینی مرکزی حکومت کا تسلط بحال ہونے کے بعد ان امور پر غور کیا جا سکتا ہے۔ جن کو دل میں لے کر جاپانی وفد چین پہونچا تھا۔

یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ جاپانی وفد کی فی الحقیقت کوئی ایسی آؤ بھگت بھی نہیں ہوئی۔ کیونکہ کاروباری حلقوں کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ حکومت اس وفد کا کیسا خیر مقدم کرے گی۔ اور اس وجہ سے انہوں نے وفد کی آمد کے پیش نظر کوئی تیاری بھی نہ کی تھی۔ آخر جب جنرل چیانگ نے وفد کو چائے کی دعوت دی۔ تو اس کا اشارہ پا کر کاروباری لوگوں نے کچھ تھوڑا التفات کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت

زمینداری میں کامیابی

(از چودہری محمد حسین صاحب)

صوبہ پنجاب آب و ہوا کے اختلاف پیداوار کی بوقلمونی۔ طبعی حالات کی رنگا رنگی زمین کی زرخیزی اور وسائل آب پاشی کی وسعت و فراخی کی بدولت ترقی کے وسائل و ذرائع سے مالامال ہے لیکن ہمارے بہت سے زمیندار بھائی ابھی تک پرانی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔ اگرچہ پہلے چند سالوں میں بہت سی ترقی عمل میں آچکی ہے۔ لیکن ترقی کا میدان ابھی وسیع پڑا ہے۔ موجودہ صورت حالات کو بہتر بنانے کے متعلق گورنمنٹ نے چند سالوں سے زراعت کی طرف ہمدردانہ غور شروع کر دیا ہے۔ اور اصلاح دیہات اور ترقی زراعت کی طرف نہایت سرگرمی اور پورے انہماک سے عملی کام ہو رہا ہے زراعت کا مستقبل نہایت شاندار ہے لیکن زمینداروں کی ذہنیت میں انقلاب کی ضرورت ہے۔ جدت۔ اجتہاد اور اقدام جب تک مفقود رہیں گے۔ عمدہ بیج۔ بہتر آلات کشاورزی۔ عمدہ کھاد وغیرہ اشیاء کو مروج کرنے کی کوششیں کماحقہ پھل نہیں لاسکتیں۔ زندہ قوم کے لئے ترقی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ زمیندار کی خوشحالی کا مسئلہ نہایت پیچیدہ ہے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ زراعت کے ساتھ ساتھ جو صنعتیں وابستہ ہیں ان کی جانب بھی توجہ کی جائے۔ لیکن زمیندار کا تعلق جہاں تک اپنے زمیندارہ کاروبار سے ہے۔ اس بات کی اہمیت کو ظاہر کر رہا ہے۔ کہ بہترین طریقوں سے کام لے کر فائدہ اٹھایا جائے کسان کے کاروبار کی کامیابی کے لئے حالات بالکل ناسازگار نہیں ہیں۔ اگر ترقی یافتہ اصول کی پیروی سے غفلت اور بے توجہی نہ برتی جائے تو فارغ البالی کی راہیں نکل سکتی ہیں۔

زمیندار کو مندرجہ ذیل باتوں کا ہر وقت لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اور شبانہ روز صحیح طریقوں پر اپنے کام میں مصروف رہنا چاہیئے۔

تخم ریزی سے پہلے زمین کی تیاری

زمیندار کی دولت کھیت کی مٹی میں پنہاں ہے۔ گرمیوں کی جلتی دھوپ میں۔ جاڑے کی جان سوز سردی میں وہ اسی دولت کے حصول کے لئے خون پسینہ ایک کرتا ہے۔ لیکن اپنی محنت کو صحیح راستے پر خرچ کرنے کا اولین ذریعہ بیج بونے سے پہلے زمین کی مناسب تیاری ہے۔ پنجابی کی مثل مشہور ہے۔ سب گلاں ہیٹھ ہلاں یعنی ساری کامیابی ہل جوتنے پر منحصر ہے۔ صرف ایک دو دفعہ ہل چلا کر اور پھر بیج بکھیر کر عمدہ پیداوار کی توقع رکھنا قدرت کی فیاضی پر اندھا دھند بھروسہ رکھنا اور دور اندیشی سے کوسوں بعید ہے۔ اچھی طرح سے تیار کی ہوئی زمین میں بیج خوب اگیگا اور بڑھ کر خوب پھل لائے گا۔

اچھے بیج کا استعمال

زمین اچھی طرح سے تیار کی ہوئی ہو۔ مگر ناقص بیج ڈال دیا جائے۔ تو سب محنت اکارت جائے گی اچھے خالص اور عمدہ بیج کے فوائد سے ہر ایک کسان بخوبی واقف ہے۔ لیکن عملی طور پر اس طرف کماحقہ توجہ نہیں کی جاتی۔ اچھا بیج نصف کامیابی ہے

فصلوں کا ہیر پھیر

اعلےٰ پیداوار کے حصول اور زمین کی زرخیزی کو بحال رکھنے کے لئے فصلوں کو ادل بدل کر بونا نہایت ضروری ہے۔ اس سے وقت اور محنت کی ٹھیک تقسیم ہوتی ہے۔ زمین کی زرخیزی نہ صرف قائم رہتی ہے بلکہ بڑھ جاتی ہے۔ اور پھلی دار اجناس کی کاشت کرنے سے نہ صرف مویشیوں کے لئے چارہ مہیا کرتی ہے۔ بلکہ زمین میں پودوں کی خوراک کا ذخیرہ بڑھا دیتی ہے۔ فصلوں کی مناسب ترتیب سے ہمارے آباؤ اجداد بھی بخوبی واقف تھے۔ چنانچہ یکے بعد دیگرے مختلف فصلیں بونے کے فائدہ اور نقصان کے متعلق کئی ضرب الامثال مشہور ہیں

کھاد کا ٹھیک استعمال

کھیتی کے لئے کھاد کی ضرورت کا کبھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن ہمارے صوبہ میں کھاد سے نہایت لاپرواہی کا سلوک کیا جاتا ہے۔ لاکھوں من قیمتی کھاد جو ہماری اراضیات میں پڑ کر کروڑوں من اناج پیدا کر سکتی ہے۔ بے دریغی سے ضائع ہو رہی ہے۔ یورپ اور جاپان کے معاملہ فہم۔ دور اندیش اور باریک بین لوگوں نے نکمی نکمی چیزوں کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ کر کے اپنی تمام تر توجہ انکی غور و پرداخت اور صحیح استعمال کی طرف مبذول کی کہ آج رفتہ رفتہ اریایا ہے کہ آزادی ان کی لونڈی اور روپیہ ان کا غلام ہے۔ چاہیئے۔ کہ کوئی کوڑا کرکٹ ردی گھاس پھوس۔ مویشیوں کا گوبر اور پیشاب نہایت احتیاط سے زمین میں مناسب طریقے پر استعمال کر کے فائدہ اٹھایا جائے۔

نگہداشت

کھیت میں جلدی سے بیج بکھیر کر اور بعد میں نگہداشت اور آب پاشی کا پورا پورا خیال نہ رکھنے سے بھی پیداوار اچھی نہیں ہوسکتی۔ سب سے اول کھیت اچھی طرح سے تیار ہو۔ احتیاط سے اور ٹھیک طریقے پر تخم ریزی کی جائے پھر آب پاشی اور دوسرے پہلوؤں سے نگہداشت کی جائے۔ گوڈی کرنے سے ناکارہ گھاس پھوس اور بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں۔ زمین میں نمی قائم رہتی ہے اور پودوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں

حفاظت

بیماریوں کا انسداد اور کیڑوں سے حفاظت کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے اور پیشتر اس کے کہ کوئی بیماری یا کیڑے فصل کے بہت سے حصہ کو نقصان پہنچا سکیں۔ حفاظتی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ جہد للبقا کے لئے آج کل بہت تگ و دو کرنی پڑتی ہے لیکن اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کہ آج جہد للبقا کیلئے انسان کی جسمانی قوتیں اتنی بروئے کار نہیں آتیں جتنی کہ دماغی قوتیں۔ زراعت میں فارغ البالی کا راز ترقی یافتہ ..

ایک گریجوایٹ کی فوری ضرورت

نصرت گرلز سکول کے ساتھ ملحقہ کالج کلاسوں کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان کم از کم بی۔ اے ہوں۔ اور تاریخ۔ اور اکنامکس ایف اے اور بی۔ اے کو پڑھا سکتا ہو۔ الاؤنس کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا بذریعہ ملاقات کیا جائے گا۔ درخواست کنندگان کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ اسامی عارضی ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت

زندگی میں حصہ وصیت کی ادائیگی

مسمات روشن بی بی موصیہ اہلیہ سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنی جائداد مثلاً زیور اور مہر کا حساب کر کے جو تقریباً ایک ہزار روپیہ کی ہے۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی رقم مبلغ ۱۱۱/۲/۰ روپیہ کے بجائے ۱۲۵/- روپیہ نقد ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ موصیہ کو جزائے خیر دے۔ باقی موصیہ عورتیں بھی اس نیک مثال کی تقلید کر کے اپنا اپنا حصہ وصیت زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اعلےٰ قربانی وہی ہے۔ جو زندگی میں کی جائے۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی۔ قادیان

وصیتیں

نمبر ۴۷۷۴ منکہ احمد بی بی زوجہ چوہدری امداد علی خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۳۵ء ساکن ہیگم پور ڈاکخانہ سرڑ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے قیمت زیورات اندازاً ۱۲۸ روپیہ مہر پچاس روپے ہے جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس رقم میں سے کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں۔ تو وہ اس رقم سے منہا تصور ہوگی اگر میری کوئی اور جائداد وفات کے وقت ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری اس وقت ماہوار آمد کچھ نہیں اگر ماہوار آمد ہوئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔

العبد:- احمد بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد:- امداد علی خان خاوند موصیہ
گواہ شد:- رضان بہادر رحمت خان والد موصیہ پنشنر سشن جج

نمبر ۴۷۷۵ منکہ خلیل الرحمن خان احمدی ولد عبد الرحیم خان احمدی قوم افغان احمدی پیشہ مدرس عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ تیس روپے ہے۔ لہٰذا میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اپنی مندرجہ بالا ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔

العبد:- خلیل الرحمن خان احمدی مدرس فاضل
گواہ شد:- ماسٹر محمد شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور
گواہ شد:- ایچ ایم مرغوب اللہ احمدی دفتر چیف انجینئر پی ڈبلیو ڈی صوبہ سرحد پشاور

نمبر ۴۷۷۶ منکہ بیرم خان احمدی ولد گلاب الدین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن حال موضع سیال ڈاکخانہ کوٹ راجپوتاں ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد نقد ۸۰ روپیہ ہے۔ اور میری ماہوار آمدنی چالیس روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں اسکے علاوہ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور بلا فاقہ کشی وپرہیز بلا ضرر روزانہ ۲-۳ اونس (پندرہ تولہ) وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ قیمت مکمل ایکماہ کے لئے پانچ روپیہ محصول ۹/

حب نوازی عورتوں کی جملہ امراض رحم بیقاعدگی حیض ہمیشہ کا درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت آنا۔ رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کیلئے ازحد مفید ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۶ گولی مع مروق ایک روپیہ محصول ۶/

مفرح نوازی نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا ہمیشہ بدن چست طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنے والا۔ مقوی دل ودماغ ودیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۲۴ روز کی خوراک۔ قیمت ایک روپیہ محصولڈاک ۶/ ملنے کا پتہ:- احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد چارتمغے یافتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

خاص مجربات رعایتی قیمتوں پر

عام رعایت

جو دوست ۱۸ اپریل سے ۱۸ مئی تک کسی بھی تاریخ میں خط ڈاکخانہ میں ڈالینگے ان کو عام رعایتی قیمت پر ذیل کی چیزیں دی جائیں گی۔

خاص رعایت

غرباء سے بلا قید میعاد ہمیشہ کے لئے رعایت جاری رہے گی بشرطیکہ امیر پریذیڈنٹ یا سکرٹری کی تصدیق ہمراہ ہو۔

(۱) بندش پیشاب کی دوا:- پیشاب بند ہو۔ رک رک کر آتا ہو۔ یا جل کر آتا ہو۔ حکیموں ڈاکٹروں نے سوائے سوئی کے پیشاب نکالنے کا اور کوئی ذریعہ نہ بتلایا ہو۔ پہلی ہی خوراک جو تنکے پر چڑھا کر دی جائیگی اپنا جوہر ظاہر کریگی مکمل صحت کے لئے پانچ خوراکیں پانچ روپیہ میں۔ رعایتی قیمت ۳/-/- روپیہ

(۲) ذیابیطس کی دوا:- عجیب وغریب نسخہ خواہ یہ مرض حاد یا مزمن سب کو نافع ہے انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر قدرت حق کا مشاہدہ ہوگا۔ قیمت عہ روپیہ رعایتی تین روپیہ

(۳) دردوں کی دوا:- اس تیل کا استعمال قدرت خداوندی کا ایک کرشمہ ہے۔ جوڑوں میں درد ہو رگوں میں درد ہو ریح کا درد ہو رینگن کا درد ہو گوشت میں درد ہو یا ہڈی میں درد ہو صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ کلی صحت نصیب ہوگی۔ قیمت عہ روپیہ رعایتی ۱۲ (۴) دکھتی آنکھوں کی دوا:- بچوں والے گھر میں ہر وقت موجود رہنے والی ایک لاثانی دوا صرف تین دن استعمال کرنے سے خواہ کیسی ہی خراب گندی اور خطرناک آنکھیں دکھتی ہوں شفا دیگی۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ۱۲ رعایتی ۸

المشتہر:- مرزا مراد بیگ احمدی چک ۲۳۸ ڈاکخانہ جڑانوالہ۔ ضلع لائل پور

تریاق جہان

دماغ رقت۔ قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کرکے ازسرنو جوان خوش وخرم بنانا اس کا کام ہے معزز دوستو یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی امید کہ آپ تجربہ فرمائینگے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۲۴ گھنٹہ میں جلن۔ پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجیئے اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس دن تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپیہ (عگر)

نوٹ:- اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ پتہ:- حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

92

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت محلہ دارالرحمت کے بلاک ۱ کے قطعات ۱۸ و ۲۰ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۶ و ۲۹ و ۳۰ بشرح ۳۰ فی مرلہ قطعہ ۲۱ بشرح ۱۹ فی مرلہ قطعہ ۳۲ بشرح ۳۲ روپیہ فی مرلہ۔ بلاک ۳ کے قطعات ۳۴ و ۳۶ بشرح ۱۵ فی مرلہ اور بلاک ۲ کے قطعات ۳۷ و ۳۸ بشرح ۲۰ روپیہ فی مرلہ قابل فروخت باقی ہیں جن کا نقشہ متعدد دفعہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ اس وقت محلہ دارالبرکات میں دس مرلہ کا ایک قطعہ قابل فروخت ہے جس کے دو طرف راستے ہیں۔ اس قطعہ کا نمبر ۲۱۶ من جنوب ہے۔ شرح فی مرلہ ۱۵ کل قیمت ۱۵۰ روپیہ۔ یہ قطعہ بہت اچھے موقعہ کا ہے۔ مسجد محلہ سے جو نمبر ۹۵ میں واقع ہے۔ دو سو گز سے بھی کم فاصلہ پر اور ریلوے سٹیشن قریباً ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ہے۔ اور آبادی کے عین وسط میں ہے۔ ارد گرد کے تمام قطعات فروخت ہو چکے ہیں۔ اور بہت سے مکانات بھی بن چکے ہیں

نقشہ آبادی محلہ دارالفضل و دارالبرکات

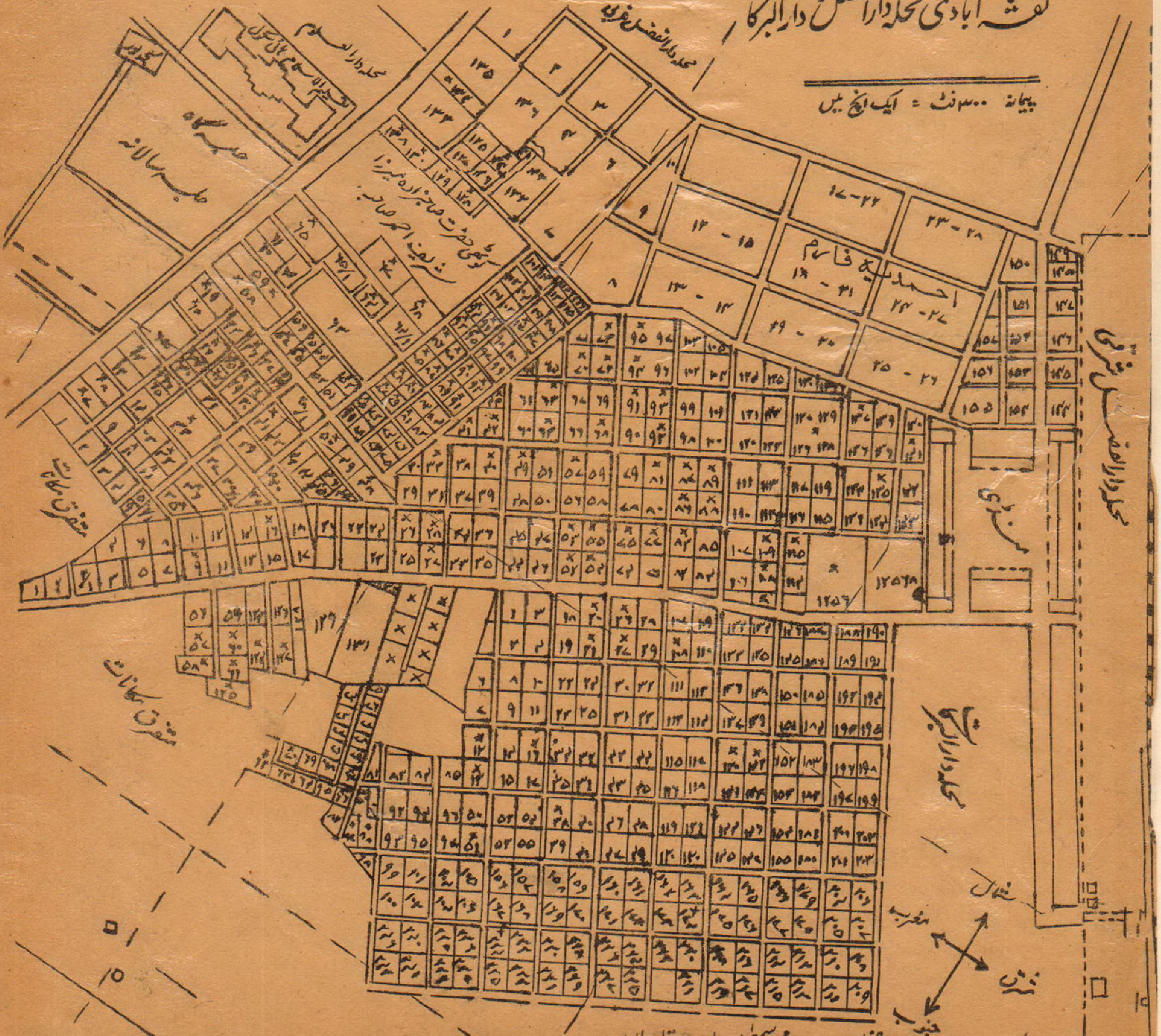

خاکسار: محمد احمد (مولوی فاضل) پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۴ اپریل - آج مسٹر اے ایسر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے مسٹر کے ایل گابا پنڈت روپ نرائن دیتہ مسٹر نند لال اور شیخ محمد دین کو سشن سپرد کرتے ہوئے ان کی ضمانت حاضری منسوخ کردی اور ملزموں کو سنٹرل جیل میں رکھے جانے کا حکم دیدیا۔

نئی دہلی ۱۴ اپریل - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیرستان کی سیکنڈ انفنٹری برگیڈ کی روانگی کے بعد اس علاقہ میں اس وقت تیس ہزار سے زائد فوج ہوگئی ہے۔ یہ تمام فوج میجر جنرل ای ڈبرد کی قیادت میں ہے۔ جن کا ہیڈ کوارٹر میرالی ہے

ملتان ۱۴ اپریل - کمشنر ملتان نے ان پانچ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ایک کانفرنس میں مدعو کیا تھا۔ جن میں ژالہ باری کے باعث فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد یہ تھا۔ کہ ڈپٹی کمشنروں سے ان کے اضلاع کے زمینداروں کی حالت کے متعلق مزید معلومات حاصل کی جائیں اور زمینداروں کی امداد کے بارے میں ان سے مشورہ لیا جائے۔ ضلع ملتان کے زمینداروں میں ۵ ہزار روپیہ نقد تقسیم کیا جاچکا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور رقم اسی ضلع کے لئے منظور کی گئی ہے

ہزاری باغ ۱۴ اپریل - ایسٹ انڈین ریلوے کے ایک سٹیشن سے ڈاکہ زنی کی خوفناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دو ہرکارے ڈاک کے تھیلے سٹیشن کو لئے جارہے تھے۔ کہ راستہ میں ڈاکوؤں نے ان پر حملہ کرکے شدید مجروح کردیا۔ اور تھیلے چھین کرلے گئے۔ تھیلوں میں ۱۴½ ہزار کے بیمے تھے۔

لدھیانہ ۱۴ اپریل - ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ ریاست مالیرکوٹلہ میں از سر نو شورش بپا ہوگئی ہے، جس کے نتیجہ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی گئی ہے۔ ۱۴ اشخاص گرفتار کئے جاچکے ہیں۔ موجودہ شورش ایک مسلم سکول کے انتظام کے سلسلہ میں پیدا ہوئی جس کے لئے دو فریقوں کے مابین تنازع تھا۔ نیز گذشتہ سال کے ہنگامہ کے اختتام پر بعض ایسی شرائط بھی تھیں۔ جنہیں تین ماہ کے اندر پورا ہونا تھا۔ لیکن وہ پوری نہیں کی گئیں۔

پشاور ۱۴ اپریل - صوبہ سرحد کی اسمبلی کی صدارت کے لئے اسمبلی کے سکرٹری کو صرف ایک امیدوار ملک خدا بخش کا نام موصول ہوا ہے۔ نائب صدارت کے امیدوار دو اشخاص ہیں۔ آج اسمبلی کا پہلا اجلاس حلف وفاداری اٹھانے کے لئے منعقد ہوا۔ عارضی طور پر صدارت کے فرائض انجام دینے کے لئے گورنر نے خان عبدالمجید کو مقرر کیا تھا۔ حلف وفاداری کے بعد ڈاکٹر خان صاحب نے اس امر پر بحث کرنے کے لئے تحریک التواء پیش کرنی چاہی۔ کہ وزارت کی تشکیل میں سرکاری حکام کی طرف سے مداخلت کی گئی ہے۔ اسی طرح دو ارکان نے لارڈ زٹلینڈ کی تقریر پر تحریک التواء پیش کرنے کی کوشش کی۔ مگر صدر نے اپنے محدود اختیارات کا عذر پیش کرتے ہوئے اجازت نہ دی۔

لاہور ۱۴ اپریل - کل خلیفہ فضل حسین صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جنرل، وائس پریذیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور کا بعارضہ ضعف قلب انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر بہتر سال کی تھی

کلکتہ ۱۴ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سر حسن سہروردی اور مسٹر ایس ایم بوس بار ایٹ لا بنگال پبلک سروس کمیشن کے ارکان مقرر کئے گئے ہیں۔ مسٹر ایف۔ ڈبلیو رابرٹسن آئی سی۔ ایس صدر ہونگے

مونٹریو ۱۴ اپریل - مصر میں غیر ملکی حکومتوں کو جو مراعات خصوصی حاصل ہیں۔ ان کی تنسیخ کے لئے مونٹریو میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی ہے۔ اس کانفرنس میں برطانیہ بیلجیم ڈنمارک فرانس۔ یونان۔ اطالیہ۔ ہنیدر لینڈز۔ ناروے۔ پرتگال۔ ہسپانیہ۔ سویڈن اور امریکہ کے نمائندے شریک ہوئے مصری وفد کی قیادت کے فرائض نحاس پاشا وزیر اعظم مصر سرانجام دے رہے تھے مصری وفد اس کانفرنس میں مطالبہ کریگا کہ غیر ملکی باشندوں اور حکومتوں کو مصر میں جو مراعات خصوصی حاصل ہے۔ وہ تمام کی تمام منسوخ قرار دی جائیں مراعات کی تنسیخ کی وجہ سے غیر ملکی باشندوں سے بھی ویسا ہی سلوک کیا جائے گا۔ جو مصری باشندوں سے ہورہا ہے۔ چنانچہ غیر ملکی باشندوں کے لئے جداگانہ عدالتیں نہ رہیں گی اور انہیں وہی ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔ جو ملکی باشندے دے رہے ہیں۔ اس کانفرنس کی صدارت کے فرائض بھی نحاس پاشا کے سپرد کئے گئے ہیں۔

الہ آباد ۱۴ اپریل - نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کی ملاقات کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ مجھے خوشی ہوئی ہے۔ کہ لارڈ لنلتھگو نے یہ تسلیم کرلیا ہے۔ کہ کسی جھگڑے کا آخری فیصلہ رائے دہندوں کے ہاتھ میں ہے اگر یہ صحیح ہے۔ تو پھر ان تمام دلائل اور اختیارات خصوصی اور تحفظات کی گفتگوؤں سے کیا فائدہ؟ ہم بالکل تیار ہیں۔ کہ ووٹروں کے پاس جاکر تصفیہ کرایا جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصل مسئلہ قانون کی بحث و تمحیص نہیں۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اصل طاقت کا مالک کون ہے۔ حکومت برطانیہ کی اگزیکٹو یا ہندوستانی ووٹر۔ پس اسی چیز کو واضح کرنے کے لئے کانگرس نے اطمینان کا مطالبہ کیا تھا۔

لنڈن ۱۴ اپریل - کل دارالعوام کو میجر اٹیلی نے یہ نوٹس دیا ہے۔ کہ وزیر اعظم نے ہسپانیہ میں برطانی جہازوں سے بدسلوکی کے مسئلہ کے متعلق تسلی بخش جواب نہیں دئے۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس مسئلے پر بحث کی جائے کہ حکومت تجارتی جہازوں کی حفاظت سے قاصر رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۴ اپریل - مہتہ آف چترال کے ہاں فرزند تولد ہوا ہے۔ ان کے ہاں پہلے کوئی اولاد نہیں۔

لنڈن ۱۴ اپریل - آج دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر آر اے بٹلر نے کہا۔ کہ ہندوستان کی سیاسی صورت حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اور حکومت برطانیہ مسٹر گاندھی کے بیان پر جس میں انہوں نے ثالثی ٹریبونل مقرر کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ غور کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۴ اپریل - بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ اور جرمن کی دو کمپنیوں کو افغانستان سے معدنیات نکالنے کی اجازت مل گئی ہے۔ اس تجویز کو منظوری کے لئے عنقریب افغانستان اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

پیرس ۱۴ اپریل - رائن لینڈ کے غیر مضافاتی علاقہ میں حکومت جرمنی قلعہ بندی میں مصروف ہے۔ اور سرنگیں نکالی جارہی ہیں۔ جرمنی کے اس اقدام کو فرانس میں تشویش کی نگاہوں سے دیکھا جارہا ہے۔

واشنگٹن ۱۴ اپریل - امریکہ کے موٹر ساز کارخانوں کے مالک ہنری فورڈ نے چونکہ مسلسل اپنے کارخانجات میں مزدوروں کے متعلق مزدوروں کی مجالس سے براہ راست معاملات کا تصفیہ کرنے سے انکار کردیا ہے اس لئے ان کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں جیل میں بھیج دیا جائے گا کیونکہ ویگنر ایکٹ کی رو سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہر وہ مالک کارخانہ جو مزدوروں کے جائز نمائندگان سے اجتماعی طور پر معاملہ کرنے سے انکار کرے گا اسے محبوس کردیا جائیگا۔

امرتسر ۱۴ اپریل - گیہوں حاضر ۳ روپے ۹ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے کھانڈ ۷ روپے سے ۹ روپے تک روئی ۸ روپے ۴ آنے سوجی ۵ روپے ۹ آنے [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی